اگر خودمختار کشمیر کا امریکی منصوبہ کامیاب ہو گیا تو پاکستان میں تعصبات کی بنیاد پر چلنے والی علیحدگی کی تحریکیں بھی طاقت پکڑیں گی۔ ہمارے سیاست دان اور حکمران کشمیریوں سے یکجہتی کے اظہار کیلئے ہڑتال کو ہی کافی سمجھ بیٹھے ہیں۔ سیاست دان اگر پاکستان اور مسلمانوں سے مخلص ہیں تو انہیں کشمیر کے "الحاق پاکستان" کے موقف پر ڈٹ جانا چاہیئے۔ پاکستان کی بقاء و استحکام اور خود کشمیریوں کا تحفظ بھی اسی میں ہے ورنہ امریکہ کشمیر میں اپنے پیدا کردہ "یاسر عرفات" کو ہی نمائندہ تسلیم کرے گا اور پاکستان کی حیثیت "کوئلوں کی دلالی میں منہ کالا" کرنے کے مصداق ہو گی۔

عوامی حکومت کے سو دن اور عوامی میلہ

موجودہ حکومت کے سو دن پورے ہونے پر جیالوں نے لاہور میں جشن منایا اور پاکستان بھر کے اعلیٰ کنجنوں، میراثیوں اور تہذیبی و ثقافتی حرام کاروں کو اس جشن میں مدعو کیا۔ بیگم (وزیر اعظم) و آصف زرداری دونوں بطور چیف گیسٹ اس میں شریک ہوئے۔ ستم بالائے ستم یہ کہ اس ثقافتی حرام کاری کو میڈیا پر کوریج دی گئی۔ اس جشن میں جو کچھ ہوا وہ بیان کرنے کے قابل نہیں۔ البتہ لوگوں کو یہ بات آسانی کے ساتھ سمجھ آ گئی ہے کہ ہمارے حکمران اور سیاست دان کس تہذیب و ثقافت کے علمبردار ہیں۔ مولانا ظفر علی خان مرحوم نہ جانے کس ترنگ میں یہ کہہ گئے کہ

تہذیب نو کے منہ پر وہ تھپڑ رسید کر
جو اس حرام زادی کا حلیہ بگاڑ دے

یہاں تو حلیہ بگاڑنے والے ہی "حجلہ عروسی" کو گوشہ عافیت اور میدان کارزار تصور کر کے اپنا مسکن بنائے بیٹھے ہیں۔

علماء کرام! آپ نے اتنے الیکشن لڑ کر دیکھ لئے ہیں کہ اب بار بار کے اس تجربے کو دہرانا محض تضیع اوقات، کتمان حق اور سراسر دھوکہ اور فریب ہے۔ خدا کیلئے خواب غفلت سے بیدار ہوں اور اپنے سیاسی مفادات کو اسلام کے اجتماعی مفادات پر قربان کر کے ایک نئی زندگی کا آغاز کریں۔ اگر آپ واقعی اسلام سے مخلص ہیں تو پھر اس بات کو ذہن نشین کر لیں کہ پاکستان کو ایک غیر اسلامی ریاست اور یہاں کے معاشرہ کو غیر اسلامی سمجھ کر اسلام کے نفاذ کیلئے آپ کو جدوجہد کرنا ہو گی۔ جمہوریت نے آپ کی ذات، شخصیت، منصب اور جماعتوں کو تباہ کر دیا ہے۔ آپ کو بہر حال اس کافرہ و حرافہ کے چنگل سے نکلنا ہو گا۔ آج سے تیس برس پہلے یہ ایک خاموش آواز تھی اب یہ صدائے رستاخیز بن چکی ہے۔ ہر فکر مند مسلمان کے دل کی آواز بن چکی ہے۔ یہی نعرہ کل مزید طاقتور ہونے والا ہے۔ اٹھئے اور کافرانہ نظام "جمہوریت" کے خلاف بر سر پیکار ہو جائے۔

فراش کہنہ الٹ دو، بساط نو کو بچھاؤ